مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی*

قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مکتوبات گرامی، ان کے مضامین اور مکتوب الیہ

(مختصر تعارف)

قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعہ کی ذات گرامی سے علم کے جودھارے بلکہ دریا جاری ہوئے ان کی وسعت وثروت اور ثمرات ومنافع کا جائزہ لینا اور اندازہ کرنا کسی ایک آدمی کے بس کی بات نہیں، آج برصغیر بلکہ دنیا کے تمام ملکوں اور براعظموں کا کون ساخطہ ایسا ہے جہاں حضرت مولانا کی ذات عالی سے جاری فیضان کے چشمے نہیں ابل رہے اور خصوصا برصغیر ہندوپاکستان میں علم نافع یعنی علوم دین وشریعت کی کون سی شاخ اور کون ساچمنستان ایسا ہے جو فیضان قاسمی سے منور اور کسی نہ کسی راستہ اور واسطہ سے علوم قاسمی سے فیضاب وبہرہ ور نہیں ہے؟

مگر یہ بات اہم اور حیرت انگیز ہے کہ حضرت مولانا کا یہ فیضان ''دارالعلوم دیوبند'' کے علاوہ آپ کی صرف چند تصانیف کی برکت اور آپ کے ان علوم کا ایک پرتو ہے، جن کا بہت کم حصہ قلم بند ہوا اور جو قلم بند ہوا اس میں سے خاصا حصہ محفوظ نہیں رہ سکا اور جو محفوظ اور باقی رہا وہ بھی پورا کا پورا نہیں چھپا اور اس کا تقریباً ایک تہائی حصہ یا کچھ کم ابھی تک اشاعت سے محروم ہے، لیکن حضرت کے علوم کا جس قدر بھی سرمایہ محفوظ ہے اس میں حضرت کا اپنا لکھا ہوا بڑا حصہ وہ ہے جو حضرت کے مکتوبات میں محفوظ ہو گیا ہے۔ حضرت کی تصانیف بہت کم ہیں، کیوں کہ حضرت مولانا کی تصنیف کی طرف توجہ کم تھی، لیکن جس قدر بھی ہیں ان میں سے کم ایسی ہیں جو شروع سے آخر تک حضرت نے تحریر فرمائی ہوں، بے شک کچھ تصانیف تو ایسی ضرور ہیں جو حضرت مولانا نے خود لکھی ہیں، مگر حضرت کے نام سے معروف کتابوں میں زیادہ تر وہ ہیں جو حضرت مولانا نے لکھنی شروع کی تھیں مگر ان کو پورا کرنے کا موقع

---

* محلہ مولویان، کاندھلہ، مظفرنگر (یوپی)

نہیں ملا۔ مولانا کے کسی شاگرد نے اس کو پورا کیا، یا کوئی تقریر تھی جس کو کسی نے لکھ لیا اور ایسا بھی ہے کہ حضرت کے افادات کو کسی شاگرد نے مرتب کیا اور وہ کتاب حضرت کے نام سے چھپی اور اسی حیثیت سے مشہور ہوئی، لیکن حضرت مولانا کے مکتوبات کا معاملہ اس سے مختلف ہے، حضرت مولانا کے جو مکتوبات چھپے ہوئے ہیں یا معلوم ہیں حضرت مولانا سے ان کی نسبت ہر پہلو سے مستند ہے، خطوط کا بہت بڑا حصہ خود مولانا کے اپنے قلم کا لکھا ہوا ہے اور جو خطوط املاء کرائے ہیں ان کا حرف حرف حضرت مولانا کی زبان سے نکلا ہوا یا مولانا کی ہدایت کے مطابق لکھا ہوا ہے اور ان مکتوبات میں جو کچھ بھی علمی افادات، ذاتی احوال اور دوسری معلومات ہیں اس میں کسی دوسرے کی شرکت کا سوال ہی نہیں۔ اس پہلو سے قطع نظر اگر بحیثیت مجموعی بھی دیکھا جائے تو بھی مکتوبات کا حصہ اپنی معنویت اور علمی افادی پہلو میں اگر تصانیف کے ذخیرہ سے زیادہ نہیں تو کچھ کم بھی نہیں ہے۔

حضرت مولانا کے مکتوبات کی جمع وترتیب کا کام سب سے پہلے کب شروع ہوا اور کس نے انجام دیا اس کی تحقیق نہیں، مگر جو مجموعہ سب سے پہلے شائع ہوا وہ قاسم العلوم ہے، جس کے جامع، مرتب اور ناشر مطبع مجتبائی کے بانی و مالک منشی ممتاز علی میرٹھی تھے، اس کے بعد اور متعدد حضرات نے مختلف حیثیتوں سے مختلف عنوانات کے تحت اپنی اپنی پسند یا دستیاب مکتوبات کے مطابق علیحدہ علیحدہ مجموعے مرتب کئے۔

پھر ان مجموعوں کی الگ الگ کیفیت ہے، کچھ ان میں سے آج تک شائع نہیں ہوئے، کچھ ایک مرتبہ چھپے ہیں، چند کی بار بار اشاعت ہوئی اور بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کا کوئی حصہ چھپا کوئی نہیں چھپا اور کئی مجموعے ایسے ہیں جو ایک مرتبہ چھپ کر گمنام ہو گئے، اسی میں ایک مجموعہ ایسا بھی ہے (فرائد قاسمیہ) جو تقریباً بیس سال پہلے بڑی جدوجہد کے بعد پہلی بار چھپا تھا، غالباً اب وہ بھی کم یاب ہے، نیز حضرت کے مکتوبات کے کم از کم تین مجموعے ایسے ہیں جو اب تک نہیں چھپے بلکہ ان کا عموماً علم اور تعارف بھی نہیں اور حضرت کے تقریباً پچیس گرامی نامے ایسے بھی ہیں جو کم از کم ایک مرتبہ چھپے ہیں، لیکن وہ ایسی کتابوں یا مجموعوں میں شامل ہیں کہ ان کتابوں کے نام یا عمومی تعارف سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس میں حضرت مولانا کے گرامی نامے شامل ہوں گے، لہذا یہاں ان سب کا تذکرہ بھی کیا جارہا ہے۔ سب سے پہلے حضرت مولانا کے مکتوبات کے ان مجموعوں کا ذکر آئے گا جو چھپے ہوئے اور

نسبتاً متعارف ہیں، اس کے بعد ان مکتوبات کا جو اور کتابوں اور مجموعوں میں چھپے ہوئے ہیں، آخر میں ان گرامی ناموں اور مکتوبات کے مجموعوں کا ذکر ہوگا جن کا صرف ایک ایک نسخہ معلوم ہے اور وہ بھی غیر متعارف ہے۔

حضرت مولانا کا علمی موضوعات پر لکھنے کا بہت کم معمول تھا، خاص طور سے متنازعہ یا اختلافی موضوعات پر لکھنے سے خاص احتیاط کرتے تھے، لیکن اگر حضرت مولانا سے بطور خاص کسی مسئلہ کے متعلق دریافت کیا جاتا تھا، اور حضرت مولانا کے جواب یا تحقیق سے اس الجھن کے دور ہونے یا مسئلہ کی تحقیق پر اطمینان کی امید ہوتی تھی، یا کسی دینی شرعی مسئلہ کی عقلی وجہ معلوم کی جاتی، اس وقت حضرت مولانا کا قلم حرکت میں آجاتا تھا، ورنہ عموماً حضرت مولانا خاموش رہتے تھے اور اختلافی مباحث و مسائل سے کنارہ کش رہنے کی پوری کوشش فرماتے تھے۔ حضرت مولانا نے اپنے اس مزاج و مذاق اور معمول کا ایک خط میں اس طرح ذکر فرمایا ہے:۔

”یہاں تک نوبت پہونچی کہ ترجمہ کرنے والے بلکہ ترجمہ پڑھنے والے اپنے فہم کے پیرو ہوئے ۔مولانا صاحب! یہ نوبت پہونچی تو ایسے وقت استفتاء اور فتوی کس مرض کی دوا ہے، بجز اس کے اختلاف سابق میں ایک اور شاخ نکل آئے۔

اب دہریہ اور جہنیہ جدا جدا ہوگئے، ہر کوئی اپنے وضع کی سنتا ہے، مولویوں کی بات اگر سنتے ہیں تو اس کان سے آئی دوسرے کان سے نکل گئی۔ ایسے وقت میں اس حدیث پر عمل کا وقت ہے:

اذا رأيت هوى متبعا و شحا مطاعا و دنيا مؤثرة و إعجاب كل ذى رأى برأيه فعليك بخاصة نفسك و دع امر العوام ، او كما قال.

علاوہ بریں اپنی کم علمی اور بے سروسامانی سے اب تک مسائل ضروریہ مشہورہ میں بھی مجھ کو جواب دینے کا اتفاق نہیں ہوتا، ہاں اتنی بات ہے کہ اگر مسئلہ معلوم ہوتا ہے اور احباب کو اس کی وجہ کی تلاش ہوتی ہے اور مجھ تک مشورہ کی نوبت آتی ہے تو اگر بذریعہ خطوط استفسار کی نوبت آتی ہے تو کبھی کبھی بہت سے تقاضاؤں کے بعد تحریر کا اتفاق ہو جاتا ہے“۔ (۱)

مگر آخر میں اس سے بھی احتیاط فرمانے لگے تھے، اس کی وجہ بھی حضرت مولانا کے اسی خط

---

(۱) مکتوب بنام نصر اللہ خاں صاحب۔ فرائد قاسمی ص: ۹۵-۹۶ (دہلی: ۱۴۰۰ھ)

سے معلوم ہو رہی ہے، تحریر فرماتے ہیں:

"اب اس سے بھی احتراز ہی اولیٰ معلوم ہوتا ہے، ہدایت کی کوئی صورت نہیں۔ البتہ فتنہ برپا ہو جاتے ہیں، اس لئے مجھ کو ان سوالوں کے جواب میں کچھ عرض معروض کرنا بھی دشوار ہے"۔ (۲)

مگر یہ خطوط بھی جو حضرت مولانا عموماً دوستوں اور علماء کے سخت اصرار پر لکھتے تھے ہمیشہ قلم برداشتہ تحریر فرماتے تھے اور نازک سے نازک موضوع پر طویل سے طویل تحریر یا خط عموماً ایک دو نشستوں میں مکمل فرما لیتے تھے اور جو کچھ تحریر فرماتے وہ خزینۂ دماغ میں محفوظ ہوتا تھا، اس کے لئے کسی کتاب سے رجوع کرنے کی، مطالعہ کی، مراجعت کی یا یادداشت دیکھنے کی کبھی (شاید ایک مرتبہ بھی) ضرورت پیش نہیں آتی۔ جو سینہ میں ہوتا کاغذ کے سفینہ کی نذر کر دیا جاتا تھا، علمی مکتوبات کی تحریر میں یہی طریقہ کار رہا جس کا ذکر حضرت مولانا نے متعدد خطوط میں بار بار کیا ہے۔

ناچیز کو حضرت مولانا کے ایک سو بارہ (۱۱۲) مکتوبات کا علم ہے، یہ گرامی نامے حضرت مولانا کی نو تالیفات و مکتوبات کے مجموعوں اور دیگر اصحاب کی نو کتابوں اور مصنفات، کل اٹھارہ کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ مکتوبات علمائے ہند میں مقبول تینوں زبانوں اردو، فارسی اور عربی میں ہیں، جس میں سے آدھے چھپن (۵۶) اردو میں، آدھے سے کچھ کم چون (۵۴) فارسی میں اور صرف دو خط عربی میں ہیں، ان تمام مکتوبات کو مجموعی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: علمی، ذاتی اور مشترک۔ حضرت مولانا کے علمی بیشتر خطوط کئی سوال کے جواب میں لکھے گئے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر وہ ہیں جو کسی ایک بحث یا موضوع پر مشتمل ہیں اور ان میں سے اپنے مکتوبات الیہ یا طرفین کے متعلقین کے ذاتی احوال کا کچھ ذکر نہیں۔ دوسری قسم ان خطوط کی ہے جو ذاتی نوعیت کے ہیں، ان میں صرف اپنے یا مکتوب الیہ کے حالات اور گھریلو باتوں پر توجہ مرکوز ہے۔ ایک قسم اور بھی ہے، یہ وہ خطوط ہیں کہ جو اگرچہ ذاتی نوعیت کے ہیں، مگر ان میں کوئی بحث یا اختلافی مسئلہ بھی موضوع گفتگو ہے، تینوں قسم کے خطوط کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ مناسب ہے۔

علمی موضوعات پر جو گرامی نامے تحریر فرمائے ہیں ان کے موضوع میں بڑا تنوع اور وسعت

---

(۲) ایضاً

ہے، ان میں اسرار دین وشریعت کی گفتگو ہے، تفسیر وحدیث کے نکات کی گرہ کشائی فرمائی گئی ہے، فقہی مسائل بھی زیر قلم آئے ہیں، تراویح وقرآت ضاد، جمعہ اور اس دور میں موضوع بحث مسائل پر بھی توجہ فرمائی گئی ہے، ہندوستان کی شرعی حیثیت اور اس کے دار الحرب ہونے نہ ہونے اور یہاں عقود فاسدہ پر بھی اظہار خیال فرمایا گیا ہے، شرک و بدعت کے کلیدی مباحث کو بھی واضح کیا گیا ہے، مختلف دینی فرقوں کے نظریات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، امکان نظیر کے واضح دلائل تفصیل سے لکھے ہیں، امتناع نظیر کے ماننے والوں کے دلائل کا علمی تجزیہ فرمایا ہے، ردشیعت پر بھی خاص توجہ ہے، خلافت وامامت اور باغ فدک وغیرہ کے مشہور اختلافی موضوعات کا علمی عقلی جائزہ لیا گیا ہے، مسلمانوں کے بگاڑ و زوال کے اسباب کا ذکر آیا ہے، اپنوں کی اندرونی کمزوریوں پر بھی کہیں کہیں احتساب کیا ہے، غرض بیسیوں موضوعات ومباحث ہیں جو ان مکتوبات میں زیر قلم آئے ہیں، لیکن ہر ایک میں جامعیت کی فراوانی اور دلائل کی گہرائی وگیرائی کا یہ عالم ہے کہ ہر تحریر منفرد اور ہر بحث حرف آخر معلوم ہوتی ہے۔

ان مکتوبات میں حضرت کا خاص اسلوب بیان ہے جو بڑی حد تک فلسفیانہ ہوتا ہے اور بعض تعبیرات بھی ایسی ہیں جو کہیں اور نظر نہیں آتیں اور بعض جگہ فکر ایسی عمیق اور پرواز ایسی بلند ہے کہ اس کا سمجھنا آسان نہیں ہوتا، مجھ بے علم وصلاحیت کا تو ذکر ہی فضول ہے، کئی بڑے بڑے اہل علم بھی اس وسعت پرواز کے سامنے خود کو عاجز ودرماندہ پاتے ہیں، حالاں کہ ایسے کئی موقعوں پر زبان اردو ہے، مگر مفہوم مشکل سے گرفت میں آتا ہے، ہر لفظ مخزن اسرار ہے اور ہر فقرہ معدن معانی۔

مکتوبات کی دوسری قسم ذاتی خطوط کی ہے، جن میں اپنے ذاتی، گھریلو یا خاندانی معاملات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان خطوط میں بھی ایک قسم ان مکتوبات کی ہے کہ جو اگرچہ ذاتی حیثیت میں لکھے گئے مگر یہ خطوط ملی اجتماعی معاملات کے متعلق ہیں، اس لئے ان کی حیثیت نجی ذاتی خطوط سے کسی قدر مختلف ہے، دینی علمی اختلافی موضوعات پر جو خط لکھے گئے ہیں ان کی الگ الگ نوعیتیں ہیں، ان کا کسی قدر تفصیلی ذکر آرہا ہے۔ اس سے پہلے ذاتی خطوط کا اجمالی ذکر مناسب ہے۔ ان خطوط میں سب سے اہم وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مولانا نے اپنے پیر ومرشد حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر مکیؒ کے نام تحریر کئے ہیں۔ نجی خطوط کی دوسری قسم ان مکتوبات کی ہے جو مولانا نے اپنے قریبی متعلقین یا اہل خانہ کو لکھے تھے اور تیسرے خطوط وہ ہیں جن کو مشترک کہا جاسکتا ہے، یہ خطوط سر سید احمد خاں اور آریہ سماج

کے بانی سوامی دیانند سرسوتی کو لکھے گئے تھے۔

حضرت حاجی امداداللہ صاحب کے نام جملہ گرامی نامے فارسی میں ہیں، ان میں سے ایک خط بھی اردو میں نہیں ہے۔ یہ خطوط خاصے مفصل ہیں اور ان کے ذریعے سے حضرت مولانا کے ذاتی حالات و معاملات، اعزاء واقارب اور دوسری بعض ایسی تفصیلات واطلاعات مل جاتی ہیں جن کا اور ذرائع سے علم نہیں ہوتا۔ پنڈت دیانند سرسوتی کے نام تمام خط اردو میں ہیں اور اس میں دو تین خط بہت مفصل بلکہ ایک رسالہ کے قائم مقام ہیں۔

حضرت حاجی صاحب کے نام خطوط سراپا عجز وانکسار ہیں، ان میں ذاتی احوال، خاندان اور اعزاء کی کیفیات، نانوتہ، رام پور، تھانہ بھون، کاندھلہ کے رہنے والے اور حضرت حاجی صاحب کے اقرباء ومتوسلین کا مختصر ذکر ہے۔ کسی کی بیماری کا، کسی کی وفات کا، کسی کی نالائقی کا، کسی کی لیاقت کا۔ نیز ان خطوط میں اپنی ذات کی نفی اور عجز وانکسار کا عنصر نمایاں ہے، ان خطوط کی زبان بالکل سادہ ہے، علم کی تراوش، زبان و بیان کا زور، بے تکلفی کا انداز ان میں مفقود ہے، لیکن جو خطوط اپنے خاص دوستوں یا ممتاز شاگردوں کو لکھے ہیں ان کا طرز تحریر مذکورہ خطوط سے بہت مختلف ہے، ان میں قلم کی روانی اور علم کا فیضان جوش پر ہے، کہیں کہیں بے تکلفی کا خاص انداز ہے اور بعض خطوط میں مزاح کی چاشنی بھی ہے اور طنز کی نشتریت بھی۔

تیسری قسم مشترک خطوط کی ہے، ان کو اس پہلو سے مشترک کہا جاسکتا ہے کہ یہ اگرچہ اہم دینی معاملات سے تعلق رکھتے ہیں، مگر ذاتی حیثیت سے لکھے گئے ہیں اور یہ اسلوب تحریر کے لحاظ سے بھی پہلے دونوں قسم کے خطوط سے کسی قدر مختلف ہیں، ان کی زبان اور علمی خطوط کی نسبت سادہ و پروقار ہے، جس میں نہ حضرت حاجی صاحب کے نام تحریر مکتوبات کی سی تواضع ہے اور نہ دیگر علمی خطوطو کا فلسفیانہ انداز اور دقیق فنی ومنطقی تعبیرات واصطلاحات، سرسید احمد کے نام تحریر گرامی نامہ (جو تصفیہ العقائد میں شامل ہے) اور سوامی دیانند سرسوتی سے مباحثہ رڑکی کے موقع پر خط وکتابت اسی اسلوب کی نمائندہ اور یادگار ہے۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ اس ذخیرہ میں سے متعدد مکتوب یا مکتوبات کے مجموعے حضرت مولانا کی مستقل تصانیف کی حیثیت سے متعارف ہیں، حالاں کہ یہ تصنیف نہیں ہیں بلکہ مکتوبات ہیں۔

حضرت مولانا کی تصانیف میں سے مصابیح التراویح واحد تالیف ہے کہ جو ایک خط تھا اور اس کو خود حضرت مولانا نے تصنیف کی حیثیت سے مرتب کر دیا تھا، حضرت مولانا نے ۱۲۸۸ھ میں مولانا سید احمد حسن امروہوی کے سوال کے جواب میں مفصل خط لکھا تھا پھر اس پر ایک تمہید لکھ کر اور جزوی اضافے فرما کر اس کو مصابیح التراویح کے نام سے موسوم کر دیا تھا، یہ مکتوب یا تالیف اسی نام سے شائع اور متعارف ہے۔

اس کے علاوہ بھی حضرت مولانا کے چند خط (یا کسی ایک موضوع پر لکھے گئے خطوط) ایسے ہیں جو حضرت مولانا کی زندگی میں یا وفات کے بعد مستقل تالیف کی صورت میں شائع کئے گئے اور وہ سب حضرت مولانا کی تالیف میں شمار کئے جاتے ہیں، مگر ان کی موجودہ ترتیب واشاعت سے مکتوب نگار (حضرت مولانا) کا کچھ تعلق نہیں۔ مولانا کے تلامذہ، مکتوب الیہ، اصحاب یا ناشرین نے ان خطوط کی افادیت کی خاطر ان کو کتابی شکل میں حضرت مولانا کی تالیف کی حیثیت سے شائع کر دیا تھا۔

حضرت مولانا کی ایسی تصانیف جو مکتوبات پر مبنی ہیں مگر حضرت مولانا نے ان کو اس حیثیت سے مرتب نہیں کیا تھا، یہ کل چھ کتابیں ہیں: انتباہ المؤمنین، اجوبۂ اربعین، تحذیر الناس، تصفیۃ العقائد، مناظرہ عجیبہ اور اسرار قرآنی، یہ سب دراصل کسی ایک خط پر مشتمل یا متعدد مکتوبات کے مجموعے ہیں، ان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ پہلی تینوں کتابیں یا مجموعے حضرت مولانا کی زندگی میں (وفات ۱۲۹۷ھ) مستقل نام سے کتابی صورت میں علیحدہ چھپ گئے تھے اور اسی وقت سے حضرت مولانا کی تالیفات شمار کئے جاتے ہیں۔ مگر ان کے نام اور کتابی صورت میں اشاعت ناشرین یا مکتوب الیہ اصحاب کی قدردانی کا ثمرہ ہے۔ حضرت مولانا کو (غالباً) ان تینوں خصوصاً مؤخر الذکر کے چھپنے کا اشاعت کے بعد علم ہوا۔ مذکورہ مؤلفات یا مجموعوں میں ترتیب اور اشاعت کے لحاظ سے انتباہ المؤمنین کو اولیت حاصل ہے۔

الف: انتباہ المؤمنین مولوی الٰہی بخش کے نام خط ہے، جس میں مناقب شیخین وحضرت علی رضی اللہ عنہم میں ایک حدیث کی وضاحت وشرح کی گئی ہے۔ یہ خط حضرت مولانا نے غالباً میرٹھ کے قیام کے زمانہ میں تحریر فرمایا تھا، یہ مفصل مکتوب جو فارسی میں اٹھارہ صفحات پر مشتمل ہے (حضرت مولانا کے استاد زادے) مولانا حبیب الرحمان (خلف حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری) نے

اپنے مطبع احمدی میرٹھ سے شعبان ۱۲۸۴ھ (۱۸۶۷ء) میں شائع کیا تھا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ انتباہ المؤمنین حضرت مولانا کی پہلی مستقل تحریر ہے جو مولانا کے نام سے چھپی ہے، اس سے پہلے حواشی صحیح بخاری میں حضرت مولانا کی شرکت ہوئی تھی، مگر اس پر حضرت مولانا کا نام درج نہیں تھا اور مطبع مجتبائی میرٹھ سے شائع قرآن شریف اور حمائل کی تصحیح فرمائی تھی وہ بھی چھپی تھیں، ان کے مصحح کی حیثیت سے حضرت مولانا کا نام درج ہے، مگر ظاہر ہے کہ تصحیح کی اس خدمت کو تصانیف میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

ب: اجوبۂ اربعین کا پہلا حصہ مولانا محمد یعقوب کے نام مفصل خط اور مولانا کی فرمائش کی تعمیل میں شیعوں کے تیس سوالات کا جواب ہے۔ ان خطوط کو شیعوں کے ان ہی اعتراضات کے حضرت مولانا کے خویش مولانا عبداللہ انصاری انبہٹوی (۳) کے لکھے ہوئے جوابات کے ساتھ یک جا مرتب کر کے منشی محمد حیات نے ۱۲۹۱ء میں مطبع ضیائی میرٹھ سے اجوبۂ اربعین کے نام سے شائع کر دیا تھا۔ (۴)

ج: تحذیر الناس بھی ایک خط کی کتابی شکل ہے، یہ خط مولانا محمد احسن نانوتوی کے ایک سوال یا مکتوب کے جواب میں لکھا گیا تھا، مولانا احسن نے اس جواب کو حضرت مولانا کی اجازت و اطلاع کے بغیر مطبع صدیقی بریلی سے تحذیر الناس کے نام سے کتابی صورت میں شائع کر دیا تھا۔ (طبع اول ۱۲۹۱ھ)۔

حضرت مولانا کی تالیفات میں شمار تین اور کتابیں: تصفیۃ العقائد، مناظرۂ عجیبہ اور اسرار قرآنی بھی کسی ایک موضوع پر لکھے گئے خطوط (یا خط) ہیں، مگر یہ مذکورہ تینوں تالیفات سے اس وجہ سے مختلف ہیں کہ پہلی تینوں کتابیں حضرت مولانا کی حیات میں مرتب ہو کر شائع ہو گئی تھیں اور مؤخرا

(۳) مولانا عبداللہ انصاری خلف مولانا انصار علی انبہٹوی (وفات ۱۳۴۲ھ) مولانا محمد قاسم نانوتوی کے داماد تھے۔ مفصل تعارف کے لیے ملاحظہ ہو راقم سطور کا مضمون: مشمولہ مجلۂ فکر و نظر علی گڑھ کا نامور ان علی گڑھ نمبر جلد دوم (۱۹۸۶ء)

(۴) اجوبہ اربعین کا دوسرا حصہ بھی شیعوں کے سوالات و نظریات کے جواب اور تردید پر مشتمل حضرت مولانا کی مختلف تحریروں کا مجموعہ ہے، مگر اول تو یہ مجموعہ حضرت مولانا کی وفات کے بعد مرتب اور شائع ہوا ہے جیسا کہ اس کے خاتمۃ الطبع سے ظاہر ہے۔ دوسرے اس میں کچھ اور فروگذاشتیں بھی رہ گئیں تھیں، تین سوالات اور ان کے جوابات اور درمیان سے چار صفحات جو تمام حضرت مولانا محمد قاسم کی تالیفات تھے، ضائع ہو گئے تھے، دوبارہ یہ جوابات حضرت کے شاگرد رشید (شیخ الہند) مولانا محمود حسن سے مکمل کرائے گئے تھے یہ حصہ مطبع ہاشمی میرٹھ سے شائع ہوا تھا۔

لذکر حضرت مولانا کی وفات کے بعد مرتب اور شائع ہوئیں۔ تصفیۃ العقائد میں سرسید احمد کے نام خطوط اور وہ تحریریں ہیں جس میں سرسید احمد کے مذہبی خیالات ونظریات پر بحث وگفتگو فرمائی گئی ہے۔ یہ خطوط حضرت مولانا کی کتابوں کے ایک اہم ناشر منشی محمد حیات نے مرتب کر کے مطبع ضیائی میرٹھ سے ۱۲۹۸ھ میں شائع کئے تھے۔

مناظرۂ عجیبہ: حضرت مولانا نے تحذیر الناس میں خاتمیتِ زمانی، مکانی کی بحث فرمائی تھی، مولانا عبدالعزیز امروہی نے اس پر کچھ شبہات کئے اور حضرت مولانا سے ان کا حل چاہا، حضرت مولانا نے مولانا عبدالعزیز کے اعتراضات کے جو جوابات دئے اور طرفین میں اس موضوع پر جو خط وکتابت ہوئی تھی مولانا محمد حسن (خلف مولانا احمد حسن مرادآبادی) نے اس کو مناظرہ عجیبہ کے نام سے مرتب کردیا تھا، پہلی مرتبہ مطبع گلزار ابراہیم مرادآباد سے شائع ہوا تھا، اس پر سن طباعت درج نہیں، مگر یہ صراحت ہے کہ اس مجموعہ کی ترتیب واشاعت کی خدمت حضرت مولانا کی وفات کے بعد انجام پائی تھی۔

اسرار قرآنی: قرآن شریف کی آیات وکلمات اور مثنوی مولانا روم وغیرہ کے بعض اشعار کے حل اور تحقیق میں متعدد خطوط کا مجموعہ ہے۔ یہ خطوط مولانا محمد صدیق مرادآبادی، مولانا احمد حسن امروہویؒ، مرزا عبدالقادر بیگ وغیرہ کے نام ہیں، یہ مجموعہ مولانا مفتی محمد ابراہیم شاہجہاں پوری نے مرتب کیا تھا، جو پہلی بار ۱۳۰۴ھ میں مرادآباد سے شائع ہوا۔

مکتوبات کے مندرجہ بالا مجموعے وہ ہیں جو حضرت مولانا کی تصانیف کی حیثیت سے شائع ہو چکے ہیں، ان کے علاوہ بھی حضرت مولانا کے مکتوبات کے کم از کم چھ مجموعے اور معلوم ہیں جس میں سب سے پہلا اور اہم ترین مکتوبات کا مجموعہ سلسلہ قاسم العلوم ہے۔

(۱) قاسم العلوم: مطبع مجتبائی میرٹھ دہلی کے مالک منشی ممتاز علی کی یادگار ہے، منشی ممتاز علی حضرت مولانا کے علوم وکمالات کے قدرشناس تھے، منشی جی نے حضرت مولانا کے مکتوبات رسالہ کی صورت میں قسط وار شائع کرنا شروع کئے تھے اور اس کا نام قاسم العلوم رکھا تھا، قاسم العلوم کی پہلی تین قسطیں پندرہ پندرہ دن کے وقفہ سے شائع ہوئیں، (۵) چوتھی اور آخری قسط دو مہینہ کے بعد چھپی، غالباً دقیق علمی مضامین کی

---

(۵) پہلی قسط پندرہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو چھپی، تیسری ۱۵/ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ کو اور چوتھی ۱۵/ جمادی الثانی ۱۲۹۲ھ (۱۹/ جولائی ۱۸۷۵ء) کو طبع ہوئی۔

وجہ سے اس سلسلہ کو زیادہ فروغ نہیں ہوا، اس لئے اس مفید مجلّہ کی چار قسطوں پر اشاعت ختم ہوگئی۔

(۲) فیوض قاسمی: یہ مجموعۂ مکتوبات حضرت مولانا کے شاگرد اور خادم مولانا عبدالعدل (خلف منشی عنایت علی) پھلتی نے مرتب کیا تھا۔ ۱۳۰۳ھ میں اس کی ترتیب عمل میں آئی تھی، ناشر کی صراحت کے مطابق اس میں چھتیس گرامی نامے شامل ہونے تھے، پہلے حصہ میں اکیس، دوسرے میں پندرہ مگر اس کا پہلا حصہ چھپا ہے، دوسرا حصہ (غالبًا) شائع نہیں ہوا، راقم سطور کو دوسرے حصہ کے (قلمی یا مطبوعہ) نسخہ کا سراغ بلکہ کہیں حوالہ بھی نہیں ملا۔

(۳) جمال قاسمی: اس مختصر مجموعے میں حضرت مولانا کے وہ دو خط شامل ہیں جو حضرت مولانا نے اپنے بچپن کے ایک دوست، مولانا جمال الدین قاسمی دہلوی کو ۱۲۹۵ھ میں لکھے تھے، یہ مجموعہ ۱۳۰۹ھ (۹۲-۱۸۹۱ء) میں مرتب ہوا اور اسی وقت مرتب کی تصحیح سے مطبع مجتبائی دہلی سے چھپا۔

(۴) لطائف قاسمی: اس مجموعہ میں حضرت مولانا کے آٹھ مکتوبات شامل ہیں، اس کے مرتب کا نام راقم سطور کو معلوم نہیں۔ یہ مجموعہ بھی ۱۳۰۹ھ (۹۲-۱۸۹۱ء) میں مطبع مجتبائی دہلی سے چھپا۔

(۵) فرائد قاسمی: یہ مجموعہ مولانا کے ایک اور شاگرد مولانا عبدالغنی (پھلاودہ ضلع میرٹھ) نے مرتب کیا، اس میں سولہ گرامی نامے اور چند افادات شامل ہیں، یہ مجموعہ عرصۂ دراز تک غیر متعارف اور غیر مطبوعہ رہا، پہلی بار ۱۴۰۰ھ (۱۹۸۰ء) میں مولانا مفتی نسیم احمد فریدی کی توجہ سے دہلی سے چھپا، یہ اصل نسخہ کا عکس ہے۔

(۶) مکتوبات قاسمی: یہ مجموعہ ہنوز غیر مطبوعہ اور غیر متعارف ہے، یہ مجموعہ بھی مولانا عبدالغنی پھلاودی نے مرتب کیا تھا، اس کا واحد معلوم نسخہ جو محرم ۱۳۲۲ھ (۹/اپریل ۱۹۰۴ء) کو مولوی محمد ابراہیم صاحب پھلاودہ کے قلم سے مکمل ہوا ہے، ہمارے ذخیرہ میں ہے۔

حضرت مولانا کے مکتوبات کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جس کا ایک خط بھی مذکورہ بالا مجموعوں میں شامل نہیں، یہ خطوط اکابر سلسلہ دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ تھانویؒ، محدث جلیل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا یعقوب نانوتوی کے مکتوبات کے مشترک مجموعوں میں درج ہیں، اس قسم کے بھی متعدد مجموعے ہیں۔

(الف) سب سے بڑا مجموعہ وہ ہے جس میں حضرت حاجی امداد اللہ کے ممتاز خلفاء (حضرت مولانا

محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا محمد یعقوب نانوتوی) کے خطوط حضرت حاجی امداد اللہؒ کے نام، نیز مولانا خلیل احمد انبہٹوی (شارح ابوداؤد رحمہم اللہ تعالی) کے نام حضرت مولانا گنگوہیؒ کے مکتوبات شامل ہیں، اس مجموعے کے جامع کا نام اور سنہ کتابت وغیرہ محقق نہیں، مگر اس نسخہ اور مکتوبات کی اصلیت میں شک نہیں، اس مجموعہ میں حضرت حاجی امداد اللہ کے نام حضرت مولانا کے گیارہ مکتوبات درج ہیں اور یہ تمام خطوط فارسی میں ہیں اور ۹۲-۱۲۹۱ھ (۷۵-۱۸۷۴ء) کے لکھے ہوئے ہیں۔ راقم سطور نے اس مجموعے کا تعارف اور پہلے چار خطوط کا متن سہ ماہی احوال و آثار، کاندھلہ، شوال، ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ (اپریل جون ۱۹۹۵ء) میں اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کردیا تھا، باقی خطوط کے ترجمے اور حواشی کا کام بھی بفضلہ تعالیٰ مکمل ہوگیا ہے، امید ہے کہ یہ مجموعہ جلد ہی شائع ہوگا۔

(ب) ایسا ہی دوسرا مجموعہ، مکتوبات قاسمیہ ہے، اس کے نام سے خیال ہوتا ہے کہ اس میں صرف حضرت مولانا محمد قاسم کے مکتوبات ہوں گے، مگر یہ خیال صحیح نہیں، یہ مجموعہ تین بزرگوں حضرت حاجی امداد اللہ، حضرت مولانا گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم رحمہم اللہ کے خلیفہ بشیر احمد دیوبندی کے نام سترہ خطوط پر مشتمل ہے، جس میں سے آٹھ گرامی نامے حضرت مولانا محمد قاسمؒ کے ہیں، اس مجموعہ کو قدیم دارالموٴلفین (۶) دیوبند نے شائع کیا تھا اس پر سن ترتیب وطباعت درج نہیں۔

(ج) مکتوبات اکابر دیوبند: حضرت مولانا عبدالغنی مجددی مہاجر مدنیؒ، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور اکابر علمائے دیوبند کے چوّن مکتوبات کا مجموعہ ہے، جس میں مولانا رفیع الدین مہتمم مدرسہ دیوبند اور شیخ ضیاء الحق دیوبند کے نام حضرت مولانا کے گرامی نامے بھی شامل ہیں۔ یہ مجموعہ دفتری نورالحق دیوبند نے مرتب کیا تھا، مولانا نسیم احمد فریدی نے اس پر مقدمہ لکھا اور یہ مجموعہ ۱۹۸۰ء کے آغاز میں دیوبند سے چھپا تھا۔

یہ ان مکتوبات کا ذکر تھا جو حضرت مولانا کے مکتوبات کے خاص مجموعوں یا مشترک مجموعوں

---

(۶) قدیم دارالموٴلفین ریاست حیدرآباد (دکن) کے عطیہ سے دارالعلوم دیوبند میں غالباً مولانا حبیب الرحمان (مہتمم دارالعلوم) کی نگرانی میں قائم ہوا تھا، اس ادارہ نے کئی کتابیں شائع کیں، اس کا معیار کتابت وطباعت عموماً نہایت عمدہ اور اعلی ہوتا تھا۔ دیوبند میں دارالموٴلفین کے نام سے ایک تالیفی اشاعتی ادارہ مولانا وحیدالزماں کیرانوی نے بھی قائم کیا تھا، حال میں وہی معروف تھا، اس لئے پرانے ادارے کے نام کے ساتھ قدیم کا اضافہ کردیا ہے۔

میں شامل ہیں، لیکن حضرت مولانا کے ان کے علاوہ بھی مکتوبات مطبوعہ ومعلوم ہیں اور ان کی بھی دو قسمیں ہیں: وہ مکتوبات جو مختلف مضامین میں ضمناً یا مستقل چھپے ہیں اور وہ خطوط جو کسی غیر متعلق کتاب میں ضمناً درج ہیں، پہلی قسم کے مکتوبات میں:

(۱) مکتوب جو جنگ بلقان کے وقت خلافت اسلامیہ (ترکی) کی حمایت میں ۱۰ر شعبان ۱۲۹۴ھ (۲۰/ اگست ۱۸۷۷ء) کو لکھا تھا، یہ خط جو کسی مجموعہ میں شامل نہیں تقریباً ۱۳۳۹ھ میں حضرت مولانا کے ہاتھ کا لکھا ہوا دریافت ہوا تھا۔ اس وقت شیخ الہند مولانا محمود حسن اور مولانا حبیب الرحمانؒ وغیرہ نے تصدیق کی تھی کہ یہ حضرت مولانا کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اسی وقت اس کا عکس اور متن ترجمہ کے ساتھ اور بلا ترجمہ علیحدہ علیحدہ چھپے تھے، اس خط کی نقل جو غالباً کسی مطبوعہ متن سے لی گئی ہے، مولانا محمد ابراہیم پھلاودہ کے قلم سے مکتوبات قاسمی قلمی کے آخر میں شامل ہے۔ (مکتوبہ ۲۶/ ربیع الاخر ۱۳۳۹ھ/۶/ جنوری ۱۹۲۱ء)

(۲) مکتوب بنام منشی ممتاز علی: یہ خط بھی مکتوبات قاسمی مرتبہ مولانا عبدالغنی پھلاودہ کے آخر میں درج ہے اور بعد میں اضافہ کیا گیا ہے، یہ خط مولانا نسیم احمد فریدی امروہوی نے اردو ترجمہ کے ساتھ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ (اگست ۱۹۵۴ء) میں شائع کرادیا تھا۔

(۳) مکتوبات بنام مولانا صدیق احمد مرادآبادی (مولانا صدیق احمد حضرت مولانا کے شاگرد تھے) مولانا صدیق کے نام حضرت مولانا کے چند مکتوبات اسرار قرآنی میں شامل ہیں، یہ دو مکتوبات جو مولانا کے ذاتی کاغذات میں محفوظ تھے مولانا نسیم احمد فریدی کے مضمون ''مولانا حکیم محمد صدیق قاسمی مرادآبادی اور ان سے متعلق حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی نادر تحریرات'' میں شامل ہے جو ماہنامہ الفرقان لکھنؤ مارچ ۱۹۷۶ء (ربیع الاول ۱۳۹۶ھ) میں چھپا تھا، حضرت مولانا کے درج بالا مکتوبات کا راقم سطور کو علم ہے، ممکن ہے ان کے علاوہ اور بھی کچھ خطوط کسی مجموعۂ مکتوبات میں یا علیحدہ چھپے ہوئے ہوں، مگر راقم سطور کو ان کا علم نہیں۔

دوسری قسم کا اہم ترین ذخیرۂ مکتوبات وہ خطوط ہیں جو سوامی دیانند سرسوتی کے نام سوامی جی کے رڑکی کے قیام کے وقت لکھے تھے جن میں سوامی جی کو مجمع عام میں مناظرہ یا بالمشافہ گفتگو پر آمادہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی، مگر طویل خط وکتابت کے باوجود سوامی جی اس پر تیار نہیں ہوئے تھے، یہ

مراسلت جو ۹/ اگست ۱۸۷۸ء، (۹/ شعبان ۱۲۹۵ھ) کو شروع ہو کر ۱۸/ اگست ۱۸۷۸ء، (۸/ شعبان ۱۲۹۵ھ) کو ختم ہوئی تھی، اس میں حضرت مولانا کے مفصل و مختصر دس خطوط اور سوامی دیانند کے جوابات اور طرفین کے اشتہارات واعلانات شامل ہیں، یہ اہم مراسلت سوامی دیانند کی سوانح حیات میں درج ہے، مگر حضرت مولانا کے احوال وسوانح پر لکھی گئی کتابوں اور مضامین میں اس کا حوالہ نہیں ملتا۔

یہ حضرت مولانا کے مکتوبات کے قدیم ترین نسخوں اور اشاعتوں اور متعلقہ کتابوں کا مختصر تعارف ہے، جس میں مکتوبات کے اردو ترجموں، شروحات اور ان پر مبنی کتابوں کا ذکر نہیں کیا گیا، مذکورہ تفصیلات ایک مستقل مقالہ کا موضوع ہیں، یہاں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مکتوبات کے مجموعوں اور متعلقہ کتابوں کی

فہرست

(۱)

حضرت مولانا کے مکتوبات اور تالیفات پر مشتمل مکتوبات کے قلمی مجموعے جو ابھی تک چھپے نہیں

مکتوبات بنام حضرت حاجی امداد اللہ

مرتب	تالیف	کاتب	سنہ کتابت
مولانا عبداللہ گنگوہی وفات ۱۳۳۹ھ و مولانا عاشق الٰہی میرٹھی	ندارد	نسخہ بہ ظاہر نقل مؤلفین	مکتوبہ قبل از ۱۳۲۲ھ

مکتوبات قاسمی قلمی

مرتب	تالیف	کاتب	سنہ کتابت
مولانا عبدالغنی پھلاودہ	ندارد	بقلم محمد ابراہیم پھلاودہ	مکتوبہ ۱۳۲۲ھ

تنویر النبراس

مرتب	تالیف	کاتب	سنہ کتابت
مولانا عبدالغنی پھلاودہ	۱۲۹۱ھ	بقلم محمد ابراہیم پھلاودہ	مکتوب ۱۳۲۳ھ

(ب)

حضرت مولانا کی وہ تالیفات یا فہرست تالیفات میں شامل وہ کتابیں جو مکتوبات پر مشتمل ہیں یا ان میں مکتوب بھی شامل ہیں

انتباہ المومنین

مرتب	تالیف	ناشر	سنہ طباعت
مولانا حبیب الرحمٰن سہارنپوری	۱۲۸۴ھ	مطبع احمدی میرٹھ	۱۲۸۴ھ

مصابیح التراویح

مرتب	تالیف	ناشر	سنہ طباعت
حضرت مصنف	۱۲۸۸ھ	مطبع ضیائی میرٹھ	۱۲۹۰ھ

اجوبۂ اربعین

مرتب	تالیف	ناشر	سنہ طباعت
منشی محمد حیات میرٹھی	۱۲۹۱ھ	مطبع ضیائی میرٹھ	۱۲۹۱ھ

تصفیۃ العقائد

مرتب	تالیف	ناشر	سنہ طباعت
مرتب کی تحقیق نہیں	۱۲۹۸ھ	مطبع ضیائی ہاشمی میرٹھ	شعبان ۱۲۹۸ھ

اسرار قرآنی

مرتب	تالیف	ناشر	سنہ طباعت
مفتی محمد ابراہیم شاہجہاں پوری	۱۳۰۴ھ	مطبع گلزار احمدی مراد آباد	۲۵/ رجب ۱۳۰۴ھ

مناظرۂ عجیبہ

مرتب	تالیف	ناشر	سنہ طباعت
مولانا محمد حسن ابن احمد حسن الہ آبادی	ندارد	گلزار ابراہیم مراد آباد	

الحظ المقسوم من قاسم العلوم

مرتب	تالیف	ناشر	سنہ طباعت
مولانا حکیم رحیم اللہ بجنوری	۱۳۲۰ھ	مطبع مشرق العلوم بجنور	۱۳۲۰ھ شوال

(ج)

مکتوبات وافادات کے مجموعے

قاسم العلوم کل چار شمارے (جس میں خطوط وافادات ہیں)

منشی ممتاز علی میرٹھی دہلوی	۱۲۹۲ھ	مطبع مجتبائی دہلی	۱۵/ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ سے ۱۵/ جمادی الثانی ۱۲۹۲ھ تک

فیوض قاسمیہ

مولانا عبدالعدل پھلتی	۱۳۰۳ھ	مطبع ہاشمی میرٹھ	صفر ۱۳۰۴ھ

جمال قاسمی

مولانا جمال الدین بجنوری دہلوی	۱۳۰۹ھ	مطبع مجتبائی دہلی	۱۳۰۹ھ

لطائف قاسمیہ

معلوم نہیں	۱۳۰۹ھ	مطبع مجتبائی دہلی	۱۳۰۹ھ

فرائد قاسمیہ

مولانا عبدالغنی پھلاودی	۱۳۱۳ھ	ادارہ ادبیات دہلی	۱۴۰۰ھ

(د)

مکتوبات کے وہ مجموعے یا وہ کتابیں جن میں حضرت مولانا کے مکتوبات بھی شامل ہیں

مکتوبات قاسمیہ

مرتب کا نام درج نہیں	ندارد	دارالمولفین مطبع قاسمی دیوبند	ندارد

مکتوبات اکابر دیوبند

منشی نورالحق عثمانی دیوبندی	۱۳۶۹ھ	معراج بک ڈپو دیوبند	۱۴۰۰ھ

جیون چر ترسوامی دیانند سرسوتی

جامع لیکھرام آریہ مسافر مرتبہ لکشمن		اسٹیم پریس، لاہور	۱۸۹۷ء

حضرت مولانا کے مکتوب الیہ اصحاب اور ان کے نام خطوط کے مندرجات کی فہرست

۱	۱	سر سید احمد خان	تصفیۃ العقائد	سرسید کے عقائد ونظریات کا رد	ص ۳۲ تا ۳۶

۲	۱	مولانا سید ابوالمنصور دہلوی (امام فن مناظرہ)	تذکرہ مولانا احسن نانوتوی	محمد ایوب قادری بحوالہ عین الیقین مرتبہ سید مہدی حسن ص ۴۲ تا ۴۳ مطبع فاروقی دہلی	ص ۶۱ تا ۶۳ کراچی (۱۹۶۱ء)
۳	۲	مولانا احمد حسن امروہوی	قاسم العلوم مکتوب ۵ شمارہ ۲	دو حدیثوں کی تطبیق میں	ص ۱ تا ۳۲
۴	۳	ایضاً	مکتوب ۸ شمارہ ۳	سود اور اراضی مرہونہ کا مسئلہ	ص ۱ تا ۳۵
۵	۴	ایضاً	فرائد قاسمیہ	تحقیق مختصر در بیان حدیث تشابہ	ص ۱۶۰ تا ۱۶۴
۶،	۵	ایضاً	ایضاً	ما بہ الفرق حقیقت سرقہ وغصب وتعذر احکام آں	ص ۱۶۹ تا ۱۷۲
۷	۷	ایضاً	اسرار قرآنی	تفسیر وهل نجازی الا الکفور	ص ۱۸ تا ۲۵
۸	۸	ایضا	مصابیح التراویح	در اثبات بست رکعات تراویح	ص ۴ تا ۸۴
۹	۱	حافظ مولوی احمد سعید	مکتوبات قاسمی قلمی	بسلسلہ جنگ روس وترکی اور ضرورت حمایت ترکی	
۱۰	۱	مولوی الٰہی بخش	انتباہ المؤمنین	تحقیق حدیث عن علی: قیل یا رسول اللہ من نؤمر بعدك قال ان نؤمروا ابابکر	ص ۳ تا ۲۱
۱۱	۱	حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ		ذاتی حالات نیز اپنے اور حضرت حاجی صاحب کے رشتہ داروں متعلقین نیز اپنے حالات اور اپنے قصبات کا تذکرہ اور اپنے بعض تلامذہ کا تعارف	
۱۲	۲	ایضاً		ذاتی حالات وغیرہ	

۱۳	۳	ایضاً		ایضاً	
۱۴	۴	ایضاً		ایضاً	
۱۵	۵	ایضاً		ایضاً	
۱۶	۶	ایضاً		ایضاً	
۱۷	۷	ایضاً		ایضاً	
۱۸	۸	ایضاً		ایضاً	
۱۹	۹	ایضاً		ایضاً	
۲۰	۱۰	ایضاً		ایضاً	
۲۱	۱۱	ایضاً		ایضاً	
۲۲	۱	خلیفہ بشیر احمد دیو بندی	مکتوبات قاسمیہ	ذاتی حالات اور تربیت مکتوب الیہ	ص۲تا۳
۲۳	۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۳
۲۴	۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۴
۲۵	۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۴تا۵
۲۶	۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۵تا۶
۲۷	۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۶
۲۸	۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۷
۲۹	۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۸
۳۰	۱	مولوی بشیر احمد مرآدابادی	لطائف قاسمیہ	رہن کی زمین سے جو فائدہ اٹھایا وہ سود ہے یا نہیں	ص۱۹تا۲۰
۳۱	۱	مولوی جمال الدین	جمال قاسمی	تحقیق وحدت الوجود والشہود	ص۳تا۸
۳۲	۲	ایضاً	ایضاً	سماع موتی کی تحقیق	ص۸تا۱۶

نمبر		نام	کتاب	موضوع	صفحہ
۳۳	۱	مولوی حمید الدین	فرائد قاسمیہ	ممانعت مباشرت بازن حائضہ تحقیق وتر بجماعت در رمضان	ص۱۶۴تا۱۶۹
۳۴	۱	مولوی حکیم رحیم اللہ بجنوری	الحظ المقسوم من قاسم العلوم	تحقیق المرکب والاجزاء	ص۶ تا ۲۳
۳۵	۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۲۵تا۲۷
۳۶	۱	شاہ رفیع الدین دیوبندی	ایضاً	ذاتی	ص۵۲
۳۷	۱	سوامی دیانند سرسوتی	جیون چرتر سوامی دیانند سرسوتی	بسلسلہ مناظرہ رڑکی	ص۵۲۱تا۵۲۲
۳۸	۲	ایضاً		ایضاً	ص۵۲۸
۳۹	۳	ایضاً		ایضاً	ص۵۲۹تا۵۳۳
۴۰	۴	ایضاً۔ مع ضمیمہ		ایضاً	ص۵۳۵تا۵۴۰
۴۱	۵	ایضاً		ایضاً	ص۵۴۹تا۵۵۰
۴۲	۶	ایضاً		ایضاً	ص۵۵۰
۴۳	۷	ایضاً		ایضاً	ص۵۵۱تا۵۵۲
۴۴	۸	ایضاً		ایضاً	ص۵۵۴
۴۵	۹	سوامی دیانند کے جواب میں مناظرہ کا اشتہار		ایضاً	ص۵۲۰تا۵۲۱
۴۶	۱	شیخ ضیاء الحق دیوبندی	مکتوبات اکابر دیوبند	ارشاد تربیت وسلوک	ص۵۳
۴۷	۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۵۳تا۵۴
۴۸	۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۵۴تا۵۵
۴۹	۱	حکیم ضیاء الدین رامپوری	فرائد قاسمیہ	تقوی علم اور عمل کی تحقیق و ترتیب	ص۶۵ تا ۹۳

۵۰	۲	ایضاً	فیوض قاسمیہ	دربیان کیفیت مباحثہ با حامد حسن	ص۴ تا ۶
۵۱	۳	ایضاً	ایضاً	در تحقیق معنی بدعت وسنت	ص۴۳ تا ۴۹
۵۲	۴	ایضاً	ایضاً	تحقیق نفس	ص۵۳ تا ۵۹
۵۳	۱	مرزا عالم بیگ مراد آبادی	لطائف قاسمیہ	درباب عمل کشائش رزق و ادائے دین	ص۲۱
۵۴	۲	ایضاً	ایضاً	درباب علاج ہوس دنیا	ص۲۱ تا ۲۲
۵۵	۱	مولوی عبدالحق (مظفرنگری)	فیوض قاسمیہ	درجواب تحقیق وراثت	ص۱۷ تا ۲۵
۵۶	۲	عبدالرحیم	لطائف قاسمیہ	دراثبات تراویح بدلائل عقلی وبراہین نقلی	ص۶ تا ۱۳
۵۷	۳	ایضاً	مکتوب قاسمی قلمی	اللہ تعالیٰ کے نظام میں تقسیم کار کی ایک وجہ	ص۳۴ تا ۳۸
۵۸	۱	حکیم عبدالصمد	فیوض قاسمیہ	اپنے مشائخ کو اپنے قریب جاننا اوران کا تصور کرنا غلط ہے	ص۵۱ تا ۵۲
۵۹	۱	حافظ عبدالعدل پھلتی	مکتوبات قاسمی قلمی	افضلیت محمدی از آیت ولکن رسول اللہ	ص۳۸ تا ۴۸
۶۰	۱	مولانا عبدالعزیز امروہوی	فرائد قاسمیہ	بسلسلۂ مناظرہ	ص۱۹۷ تا ۱۹۹
۶۱	۲	ایضاً	مناظرۂ عجیبہ	بسلسلۂ تحقیق مباحث تحذیر الناس	ص۴۵ تا ۷۰
۶۲	۳	ایضاً	ایضاً	بسلسلۂ تحقیق مباحث	ص۷۶ تا ۸۶
۶۳	۴	ایضاً	ایضاً	تحذیر الناس	ص۹۲ تا ۱۰۵
۶۴	۵	ایضاً	ایضاً		ص۱۰۵ تا ۱۰۶

۶۵	۱	مرزا عبدالقادر مرادآبادی	لطائف قاسمیہ	ذاتی، بموقع سفر حج درخواست دعاء	ص۲۰ تا ۲۱
۶۶	۲	ایضاً	اسرار قرآنی	دربیان معنی بیت مثنوی شریف	ص۲۵ تا ۲۹
۶۷	۱	مولوی عبدالقادر بدایونی	تنویر النبراس قلمی	تحذیر الناس پر اعتراض کے جواب	ص۳۹ تا ۹۸
۶۸	۱	مولوی عبداللطیف	فیوض قاسمیہ	مسئلہ علم غیب	ص۵۰ تا ۵۱
۶۹	۱	مولوی عبداللہ	فیوض قاسمیہ	قلب کو بائیں رکھنے کی حکمت	ص۳۳ تا ۳۴
۷۰	۱	مولانا فخر الحسن گنگوہی	قاسم العلوم مکتوب ۹ شمارہ ۴	در تحقیق و اثبات شہادت حسینؓ	ص۱ تا ۱۷
۷۱	۲	ایضاً	ایضاً، مکتوب ۱۰ شمارہ ۴	جواب استدلات علامہ طوسی دربیان امامت	ص۱ تا ۱۹
۷۲	۳	ایضاً	ایضاً، مکتوب ۱۱ شمارہ ۴ فرائد قاسمیہ	دربیان معنی حدیث: من یعرف امام زمانہ فقد مات	ص۱ تا ص۱۷
۷۳	۴	ایضاً	ایضاً	تحقیق کلی متکرر النوع ومثنات بالتکریر	ص۱۵۴ تا ۱۵۷
۷۴	۵	ایضاً	ایضاً	در تحقیق واسطہ فی العروض	ص۱۵۷ تا ۱۶۱
۷۵	۱	مولانا فدا حسین	ایضاً، مکتوب ۳ شمارہ ۲۔	در تحقیق ما اھل بہ لغیر اللہ والیضاح معنی قید عند الذبح	ص۱ تا ۴۵
۷۶	۱	مولوی قاسم علی بیگ	فیوض قاسمیہ	در جواب بعض شبہات شیعان	ص۱۰ تا ۱۷
۷۷	۱	میانجی گھسا	تصفیۃ العقائد	عقائد نظریات سرسید احمد	ص۳۶ تا ۳۹

۷۸	۱	قاضی محمد اسماعیل منگلوری	فرائد قاسمیہ	امکان وامتناع نظیر	ص۱۲۳ تا ۱۴۷
۷۹	۱	مولانا محمد حسین بٹالوی	قاسم العلوم مکتوب ۷ شمارہ ۳	درجواب شبہات ملحدان بر معجزہ	ص۱ تا ۲
۸۰	۱	مولوی محمد دائم مرادآبادی	فیوض قاسمیہ	تصور شیخ	ص۳۲ تا ۳۳
۸۱	۱	مولوی محمد صدیق مرادآبادی	لطائف قاسمیہ	دراثبات حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ص۲ تا ۵
۸۲	۲	ایضاً	ایضاً	درفضیلت علم	ص۱۸ تا ۱۹
۸۳	۳	ایضاً	اسرار قرآنی	درمعنی بعض آیات شریفہ	ص۲ تا ۱۰
۸۴	۴	ایضاً	ایضاً		ص۱۰ تا ۱۲
۸۵	۱	مولوی محمد صدیق و مولوی شمس الدین	ماہنامہ الفرقان مارچ ۱۹۷۶		ص۳۵
۸۶	۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۳۶
۸۷	۱	میر محمد صادق مدراسی	فیوض قاسمیہ	تحقیق حکم جمعہ	ص۲۵ تا ۳۲
	۲	ایضاً	لطائف قاسمیہ	درباب تحقیق حکم جمعہ	ص۲۲ تا ۲۸
۸۸	۱	حاجی محمد عابد دیوبندی	فرائد قاسمیہ	درجواب اعتراض اہل تشیع	ص۱۷۲ تا ۱۷۹
۸۹	۱	پیرجی محمد عارف	تصفیۃ العقائد	عقائد ونظریات سرسید احمد خاں	ص۵ تا ۳۲
۹۰	۱	مولانا محمد فاضل پھلتی	قاسم العلوم مکتوب ۱ شمارہ ۱	درجواب شبہ بعض فضلا کہ در بارہ عدم مملوکیت فدک در رسالہ ہدیۃ الشیعہ	ص ۱ تا ۳۸
۹۱	۱	مولانا محمد علی چاندپوری	تنویر النبراس قلمی	تحذیر الناس پر اعتراضات کے جوابات	ص۱ تا ۸

۹۲	۱	مولانا محی الدین خاں مرادآبادی	قاسم العلوم مکتوب نمبر۲، شمارہ نمبر۱	در شرح حدیث ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق	ص ۱ تا ۴۶
۹۳	۱	منشی ممتاز علی میرٹھی	مکتوبات قاسمی قلمی	ذاتی بسلسلہ جوابات مولانا محمد علی وغیرہ	ص ۴۸ تا ۵۲(۱)
۹۴	۱	مولانا منصور علی خاں مرادآبادی	فرائد قاسمیہ	در معنی شعر: من آں وقت	ص ۱۷۹ تا ۱۸۳
۹۵	۱	مولانا نصر اللہ خویشگی	فرائد قاسمیہ	تقلید کی بحث	ص ۹۳ تا ۹۶
۹۶	۲	ایضاً	فیوض قاسمیہ	حکم ایمان کفر یذیر	ص ۳۴ تا ۳۵
۹۷	۱	مولانا محمد یعقوب نانوتوی	اجوبۂ اربعین	شیعوں کے اٹھائیس سوالات کے جوابات	ص ۱ تا ۱۰
۹۸	۱	مولانا محبوب علی مرادآبادی	مکتوبہ ۲۶/ جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ مطبوعہ ماہنامہ الفرقان مارچ ۱۹۷۶ء	ذاتی احوال و متعلقات	ص ۳۳ تا ۳۵

وہ خطوط جن پر مکتوب الیہ کا نام درج نہیں اور دوسرے ذرائع سے بھی ان کی تحقیق نہیں ہوتی

۹۹	۱	بلا نام مکتوب الیہ	مکتوبات قاسمی قلمی	قرآن کی آیت المومنین کی تحقیق	ص ۱ تا ۳
۱۰۰	۲	ایضاً	فرائد قاسمیہ	(جواب اعتراضات پادریان) بر تعدد نکاح کی حکمت	ص ۱۰۴ تا ۱۲۳
۱۰۱	۳	ایضاً	ایضاً	تحقیق مال حرام و کراہت آں	

۱۰۲	۴	ایضاً	ایضاً	در تحقیق قرأت فاتحہ خلف الامام	ص ۱۴۷ تا ۱۵۴
۱۰۳	۵	ایضاً	ایضاً	اشارات اجمالیہ بحث امکان نظیر	ص ۱۸۴ تا ۱۹۵
۱۰۴	۶	ایضاً	ایضاً	مناظرہ نہ کرنے پر تبصرہ	ص ۱۹۵ تا ۱۹۷
۱۰۵	۷	ایضاً	فیوض قاسمیہ	تحقیق آنکہ شیعہ وخوارج مومن اندنہ کافر	ص ۱ تا ۴
۱۰۶	۸	ایضاً	ایضاً	متعلقہ نذر بتاں وغیرہ	ص ۳۵ تا ۴۰
۱۰۷	۹	ایضاً	ایضاً	وجہ جہر قرأت درسہ نماز	ص ۴۰ تا ۴۳
۱۰۸	۱۰	ایضاً	اسرار قرآنی	در جواب بعض شبہات بر آیت خالدین فیہا ما دامت السموات والارض	ص ۱۲ تا ۱۸
۱۰۹	۱۱	ایضاً	مکتوبات قاسمی قلمی	احکام وضو پر پادریوں کے اعتراضات کے جوابات	ص ۴ تا ۳۴
۱۱۰	۱۲	ایضاً	قاسم العلوم مکتوب ۴ شمارہ ۲	در معصومیت انبیاء علیہم السلام	ص ۱ تا ۱۰

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مطبوعہ مکتوبات کی فہرست حسب ترتیب مضامین

چند آیات کی تفسیر اور متعلقات مباحث

نمبر شمار	مضمون مکتوب	کتاب	زبان	صفحات
۱	در معنی بعض آیات شریفہ	اسرار قرآنی	فارسی	ص ۲ تا ص ۱۰

۲	در جوابات بعض شبهات بر خالدین فیها مادامت السموات والارض	ایضاً	ایضاً	ص۱۰تا۱۸
۳	تفسیر فهل نجازی الاالکفور	ایضاً	ایضاً	ص۱۸تا۲۵
۴	المومنین کی تحقیق	مکتوبات قاسمی قلمی	اردو	ص۱تا۳۰
۵	ولکن رسول الله سے افضلیت محمدی کا ثبوت	ایضاً	فارسی	ص۳۸تا۴۸

چند احادیث شریفہ کے متعلق سوالات کے جوابات اور تحقیق

۱	تحقیق ومطالب حدیث قیل یارسول الله من نومر بعدك	انتباہ المومنین	فارسی	ص۲تا۲۱
۲	شرح مطالب حدیث این کان ربنا قبل ان یخلق الخلق	قاسم العلوم مکتوب ۲، شمارہ ۱	فارسی	ص۱تا۴۶
۳	تحقیق ومطالب من لم یعرف امام زمانہ مات	قاسم العلوم مکتوب ۱۱ شمارہ ۴	فارسی	ص۱تا۷
۴	دوحدیثوں میں تطبیق: المکاتب عبد مابقی علیہ من مکاتبة درهم (ابوداؤد) اذا اصاب المکاتب حدا او میراثا ورث بحساب ماعتق (ابوداؤد)	قاسم العلوم مکتوب ۵ شمارہ ۲	فارسی	ص۱تا۳۲
۵	تحقیق حدیث متشابہ کان فی عماء	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص۱۶۱تا۱۶۴

فقہی مباحث اور متعلقات فقہ

۱	وضو کی حکمتیں (اسرار الطہارۃ)	مکتوبات قاسمی قلمی	اردو	ص۴تا۳۴
۲	تحقیق قرأت فاتحہ خلف الامام	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص۱۴۷تا۱۵۴
۳	وجہ جہر قرأت در سہ نماز	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص۴۰تا۴۳

نمبر	عنوان	ماخذ	زبان	صفحات
٤	جمعہ کے احکام اور تحقیق	لطائف قاسمیہ	فارسی	ص٢٢ تا ٢٨
٥	اثبات بست رکعات تراویح	مصابیح التراویح	فارسی	ص٢ تا ٨٤
٦	اثبات تراویح بدلائل عقلی ونقلی	لطائف قاسمیہ	فارسی	ص٦ تا ١٣
٧	تحقیق وتر بجماعت در رمضان	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص١٦٦ تا ١٦٩
٨	مابہ الفرق حقیقت سرقہ وغصب	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص١٦٩ تا ١٧٢
٩	وجہ ممانعت مباشرت بازن حائضہ	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص١٦٤ تا ١٦٥
١٠	رہن کی زمین سے جو فائدہ اٹھایا جائے وہ سود ہے یا نہیں	لطائف قاسمیہ	اردو	ص ١٩ تا ٢٠
١١	عدم جواز سود گرفتن در ہندوستان	قاسم العلوم مکتوب ٨ شمارہ ٣	فارسی	ص١ تا ٣٥
١٢	مال حرام اور اس کی گندگی	فرائد قاسمیہ	اردو	ص١٠٤ تا ١٢٣
١٣	اللہ تعالیٰ کے نظام میں تقسیم کار کی حکمت	مکتوبات قاسمیہ	اردو	ص٣٤ تا ٣٨
١٤	تقوی علم اور عمل کی تربیت اور مدارج	فرائد قاسمیہ	اردو	ص٦٥ تا ٩٣
١٥	در فضیلت علم	لطائف قاسمیہ	فارسی	ص٨١ تا ١٩
١٦	روس اور ترکی کے جنگ کے وقت مسلمانوں کی ذمہ داری اور ملی دینی فریضہ	مکتوبات قاسمی قلمی	فارسی	آخر میں

تصوف

نمبر	عنوان	ماخذ	زبان	صفحات
١	تحقیق وحدت الوجود والشہود	جمال قاسمی	اردو	ص٣ تا ٨
٢	مسئلہ تصور شیخ	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص٣٢ تا ٣٣
٣	قلب کو بائیں طرف رکھنے کی حکمت	فیوض قاسمیہ	اردو	ص٣٣ تا ٣٤

عقائد اور متعلقہ مباحث

نمبر	عنوان	ماخذ	زبان	صفحات
١	متعلقہ نذر بتاں وغیرہ	فیوض قاسمیہ	اردو	ص٣٥ تا ٤٠

۲	تحقیق ما اھل بہ لغیر اللہ	قاسم العلوم مکتوب ۳ شمارہ ۲	فارسی	ص۱تا۴۵
۳	دراثبات حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	لطائف قاسمیہ	اردو	ص۲تا۵
۴	تحقیق مباحث تحذیر الناس (امکان نظیر) (جوابات مکتوب مولانا عبدالعزیز امروہوی)	مناظرۂ عجیبہ	اردو	ص۴۵تا۷۰
۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۷۶تا۸۶
۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۹۲تا۱۰۵
۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۱۰۵تا۱۰۶
۸	اشارات اجمالیہ بحث امکان نظیر	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص۱۸۴تا۱۹۵
۹	تحذیر الناس پر مولانا محمد علی چاندپوری کے اعتراضات کے جوابات	تنویر النبراس	اردو	ص۱تا۳۸
۱۰	تحذیر الناس پر مولوی عبدالقادر بدایونی کے اعتراضات کے جوابات	تنویر النبراس	اردو	ص۳۹تا۹۸
۱۱	معصومیت انبیاء اور تحقیق کلی طبعی	قاسم العلوم مکتوب ۴ شمارہ ۲	فارسی	ص۱تا۳۲
۱۲	درجواب شبہات ثبوت نبوت از معجزات	قاسم العلوم مکتوب ۷ شمارہ ۳	فارسی	ص۱تا۳۲
۱۳	مسئلہ علم غیب	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص۵۰تا۵۱
۱۴	اپنے مشائخ کو اپنے قریب جاننا غلط ہے حاضر وناظر جاننا صحیح نہیں	فیوض قاسمیہ	اردو	ص۵۱تا۵۲
۱۵	تحقیق مزید برسماع موتی	جمال قاسمی	اردو	ص۸تا۱۶
۱۶	ایمان وکفر یزید	فیوض قاسمیہ	اردو	ص۳۴تا۳۵

شیعوں کے عقائد اور اعتراضات کی تردید

۱	درتحقیق آں کہ شیعی وخوارج مومن اندنہ کافر	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص۱تا۴
۲	کیفیت مباحثہ بامولوی حامد حسین لکھنوی	ایضاً	فارسی	ص۴تا۶

۳	درجواب اعتراضات اہل تشنیع	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص ۱۷۲ تا ۱۷۹
۴	درجواب شبہ شیعان	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص۶ تا ۱۰
۵	درجواب بعض شبہات شیعہ	ایضاً	فارسی	ص۱۰ تا ۱۷
۶	در تحقیق وراثت	ایضاً	فارسی	ص۱۷ تا ۲۵
۷	جواب شبہ بعض فضلا وعدم ملوکیت فدک	قاسم العلوم مکتوب اشمارہ ۱	فارسی	ص۱ تا ۱۸
۸	جواب استدلالات علامہ طوسی ، دربارہ امامت وبیان معنی اختلاف امتی	قاسم العلوم مکتوب ۱۰ اشمارہ ۴	فارسی	ص۱ تا ۱۹
۹	شیعوں کے ۲۸ سوالات کے جوابات	اجوبۂ اربعین حصہ اول	اردو	ص۱۰ تا ۹۸
۱۰	شیعہ علماء سے بیالیس سوالات (حضرت مولانا نانوتوی کی طرف سے)	ایضاً	ایضاً	ص ۱۰۱ تا ۸۰۱
۱۱	جوابات اعتراضات پادریاں	فرائد قاسمیہ	ایضاً	ص ۹۷ تا ۱۰۴

تقلید اور بدعت کی تحقیق

۱	تقلید کی بحث	فرائد قاسمیہ	اردو	ص ۹۳ تا ۹۷
۲	تحقیق تقلید وتراویح اور ضاد کا مخرج	تصفیۃ العقائد	ایضاً	ص ۳۳ تا ۳۶
۳	در تحقیق بدعت وسنت	فیوض قاسمیہ	اردو	ص۴۳ تا ۴۹

سرسید احمد کے دینی خیالات اور مذہبی تفردات پر نظر

۱	مکتوب بنام پیرجی محمد عارف	تصفیۃ العقائد	اردو	ص۵ تا ۲۹
۲	مکتوب بنام سرسید احمد خاں	ایضاً	اردو	ص۲۹ تا ۳۳

متفرقات

۱	در تحقیق نفس	فیوض قاسمیہ	فارسی	۵۳تا۵۹

ادب

۱	در معنی شعر: من آں وقت	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص۱۷۹تا۱۸۴
۲	در معنی بیت مثنوی: زندہ معشوق است وعاشق مردہ	اسرار قرآنی	فارسی	ص۱۶تا۱۸
۳	در معنی بیت مثنوی شریف	اسرار قرآنی	ایضاً	ص۲۵تا۲۹

علمی فنی اصطلاحات اور مباحث

۱	تحقیق کلی متکرر النوع ومثنات بالتکریر	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص۱۵۴تا۱۵۷
۲	در تحقیق واسطہ فی العروض	ایضاً	فارسی	ص۱۵۷تا۱۶۱
۳	تحقیق المرکب والاجزاء	الخط المقسوم	عربی	ص۶تا۲۳

ذاتی

۱	بنام حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ	مجموعہ مکتوبات	فارسی	کل۹صفحات
۲	ایضاً	اکابر	ایضاً	ایضاً
۳	ایضاً	قلمی	ایضاً	ایضاً
۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۱۰	ایضاً	مجموعہ مکتوبات اکابر (قلمی)	ایضاً	ایضاً
۱۱	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۲	ممتاز علی میرٹھی	مکتوبات قاسمی قلمی	اردو	ص۴۸ تا ۵۲
۱	مرزا عبدالقادر بیگ مرادآبادی (بموقع سفر حج موصوف)	لطائف قاسمیہ	اردو	ص۲۰ تا ۲۱
۱	شاہ رفیع الدین مہتمم مدرسہ (دیوبند)	مکتوبات اکابر دیوبند	اردو	ص۵۲ تا ۵۳
۱	مولانا حکیم رحیم اللہ بجنوری	الخط المقسوم	عربی	ص۲۵ تا ۲۷
۱	شیخ ضیاء الحق دیوبندی	مکتوبات اکابر دیوبند	اردو	۵۳
۲	شیخ ضیاء الحق دیوبندی	مکتوبات اکابر دیوبند	اردو	ص۵۳ تا ۵۴
۳	ایضاً	مکتوبات اکابر دیوبند	اردو	ص۵۴ تا ۵۵
۴	درباب عمل کشائش رزق وادائے دین	لطائف قاسمیہ	اردو	ص۲۱ تا ۲۲
۵	درعلاج ہوس دنیا	لطائف قاسمیہ	اردو	ص۲۱
۱	خلیفہ بشیر احمد صاحب دیوبند	مکتوبات قاسمیہ	فارسی	ص۲ تا ۳
۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۳ تا ۴
۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۴
۴	ایضاً	ایضاً	اردو	ص۴ تا ۵
۵	ایضاً	ایضاً	فارسی	ص۵ تا ۶
۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۶ تا ۷
۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۷
۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص۷ تا ۸
۹	مولانا سید ابوالمنصور دہلوی امام فن مناظرہ	تذکرہ مولانا محمد احسن نانوتوی از محمد ایوب قادری	اردو	ص۶۱ تا ۶۲

۹	مولانا سید ابوالمنصور دہلوی امام فن مناظرہ	تذکرہ مولانا محمد احسن نانوتوی از محمد ایوب قادری	اردو	ص ۶۱ تا ۶۲
۱۰	مولانا محمد صدیق احمد مرادابادی وشمس مرادآبادی	ماہنامہ الفرقام لکھنؤ مارچ ۷۶ء	فارسی مع اردو ترجمہ	

ذاتی مگر مباحثہ و مناظرہ سے متعلق

۱	مناظرہ کرنے سے انکار کا تذکرہ وشکریہ	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص ۱۹۵ تا ۱۹۷
۲	بسلسلۂ مناظرہ مولانا عبدالعزیز امروہوی	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص ۱۹۷ تا ۱۹۹
۳	بنام سوامی دیانند سرسوتی بسلسلۂ مناظرہ رڑکی	جیون چرتر سوامی دیانند	اردو	ص ۵۲۱ تا ۵۲۲
۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۵۲۸
۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۲۲۹ تا ۵۳۳
۶	ایضاً مع ضمیمہ	ایضاً	ایضاً	ص ۵۳۵ تا ۵۴۰
۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۵۴۹ تا ۵۵۰
۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۵۵۰
۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۵۵۱ تا ۵۵۲
۱۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۵۵۴
۱۱	سوامی دیانند سرسوتی کے جواب میں مناظرہ کا اشتہار	ایضاً	ایضاً	ص ۵۲۰ تا ۵۲۱

☆......☆......☆